

شانِ امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ



کاوش: عبدہ المذنب سید کامران عطاری مدنی غفر اللہ لہ ما یجری منہ و ما مضی

افکارِ رضا ریسرچ سینٹر (اہلِ سنّت و جماعت)
AFKAR-E-RAZA RESEARCH CENTER

شانِ امامِ اعظم ابوحنیفہ

فہرست

پیشِ لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمام تعریفیں اللہ پاک کے لئے ہیں، جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے، اور کروڑوں درود و سلام ہوں حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر، جو رہبر اور ہدایت کا سرچشمہ ہیں۔

اسلامی تاریخ کے انمٹ نقوش میں سے ایک تابندہ ستارہ امامِ اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت ہے۔ آپ کا نام سنہری حروف میں لکھا جاتا ہے کیونکہ آپ نے فقہِ اسلامی کی بنیادیں استوار کر کے امتِ مسلمہ کے لیے ایک عظیم علمی خزانہ چھوڑا۔ آپ کی زندگی علم، حکمت، تدبر اور اخلاص کا نمونہ تھی، اور آپ نے اپنی ساری زندگی دینِ اسلام کی خدمت اور امت کی راہنمائی میں گزاری۔

امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی حیاتِ طیبہ اس بات کی طرف راہنمائی کرتی ہے کہ علم اور عمل کا صحیح معنوں میں کس طرح امتزاج ہوتا ہے۔ آپ کی ولادتِ بابرکت ایک ایسے زمانے میں ہوئی جب اسلامی علوم وفنون کا عروج تھا اور آپ نے بچپن ہی سے علم کی پیاس کو بجھانے کے لیے کبار علماء سے کسبِ علم کیا۔ آپ نے نہ صرف اپنے وقت کے جید علماء سے علم حاصل کیا بلکہ اپنے اجتہادی اصولوں سے فقہ کی ایک ایسی بنیاد رکھی جو آج بھی دنیا بھر میں مشعلِ راہ ہے۔

امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی عظمت کا ایک پہلو یہ ہے کہ آپ نے فقہ کے میدان میں نہایت عمیق اور وسیع علم حاصل کر کے ایک ایسے علمی نظام کو مرتب کیا جو عقل اور

نقل دونوں کو بیک وقت ساتھ لے کر چلتا ہے۔ آپ نے اسلامی قانون کو اس انداز میں پیش کیا کہ وہ نہ صرف اصول و قوانین پر مبنی ہے، بلکہ وہ انسانیت کے بنیادی حقوق اور ضروریات کا احاطہ کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کا مکتبِ فکر دنیا بھر میں مقبول و منظور ہے اور آج بھی بے شمار لوگ آپ کے اجتہادی کام سے استفادہ کرتے ہیں۔

امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ ایک عظیم فقیہ ہونے کے ساتھ ساتھ بے شمار صفاتِ عالیہ سے بھی متصف تھے۔ آپ کی سخاوت، حلم، بردباری اور انصاف پسندی کے واقعات ہمیشہ دلوں کو متاثر کرتے ہیں۔ آپ نے اپنے دشمنوں تک کی غیبت کرنے سے پرہیز کیا اور ہمیشہ حق و صداقت کا دامن تھامے رکھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی علمی و اخلاقی شخصیت کو اسلامی تاریخ میں بے مثال قرار دیا جاتا ہے۔

امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ ایک حقیقی عالم وہ ہوتا ہے جو علم کو صرف کتابوں تک محدود نہ کرے، بلکہ اسے عملی زندگی میں نافذ کر کے لوگوں کے لیے راہنمائی کا ذریعہ بنے۔ آپ کی زندگی اسی فلسفے کا عملی نمونہ تھی۔

امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا علمی مقام اور آپ کی خدمات کو بیان کرنا کسی ایک کتاب یا چند الفاظ میں ممکن نہیں، مگر اس رسالے **"شانِ امامِ اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ"** کے ذریعے ہم نے کوشش کی ہے کہ آپ کی زندگی کے اہم پہلوؤں کا احاطہ کیا جاسکے۔ اس رسالے میں آپ کی عظمت، علمی خدمات، فقہی بصیرت اور آپ کی ذاتی صفات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس رسالے میں آپ کی زندگی کے مختلف پہلو، آپ کے اساتذہ کے ساتھ تعلقات، آپ کی عبادت گزاری اور ریاضت، اور امت کے لیے آپ کی قربانیوں کو مختصراً بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

یہ رسالہ ان تمام افراد کے لیے ایک قیمتی سرمایہ ہے جو امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی اور علمی خدمات کو جاننا اور سمجھنا چاہتے ہیں۔ اللہ پاک اس کوشش کو قبول فرمائے اور اس رسالے کے ذریعے لوگوں کے دلوں میں امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی محبت اور عقیدت میں اضافہ فرمائے، اور ہم سب کو آپ کے علمی و عملی ورثے سے بھرپور استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

جو بے مثال آپ کا ہے تقویٰ، تو بے مثال آپ کا ہے فتویٰ
ہیں علم و تقویٰ کے آپ سنگم، امامِ اعظم ابو حنیفہ

(وسائلِ بخشش، ص573)

خوش نصیب افراد

اللہ پاک کی ساری مخلوق میں نبیوں اور رسولوں کے بعد انسانوں میں سب سے افضل اور خوش نصیب وہ افراد ہیں جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی صحبت نصیب ہوئی اور وہ مرتبۂ صحابیت پر فائز ہوئے۔

صحابۂ کرام علیہم الرضوان کے بعد ان حضرات کا مرتبہ ہے جنھوں نے صحابہ کی زیارت کی اور تابعی بننے کا شرف پایا۔یوں تو تابعین کی مبارک انجمن میں ایک سے ایک چمکتا ستارہ موجود ہے لیکن اس مقدس کہکشاں میں سے ایک نمایاں ترین اور مشہور شخصیت کو دنیا ''امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ'' کے نام سے جانتی ہے۔

تعارف

حضرت سیدنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا نام ''نعمان''، کنیت ''ابو حنیفہ'' جبکہ لقب ''امامِ اعظم'' ہے۔

''ابو حنیفہ'' کنیت کا سبب

امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی کنیت جو آپ کے مبارک نام سے زیادہ مشہور ہے یعنی ''ابو حنیفہ''، اس کے سبب سے متعلق امام ابنِ حجر مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کنیت ابو حنیفہ ہے، حنیف کا معنٰی ہے: ناسِک (عبادت گزار) مسلمان۔

ایک قول یہ ہے کہ ابو حنیفہ کنیت کا سبب یہ ہے کہ آپ کے ساتھ دوات رہتی تھی جسے عراقی زبان میں حنیفہ کہتے ہیں۔

بعض حضرات نے اس کنیت کا سبب یہ بیان کیا کہ حنیفہ نام کی آپ کی ایک بیٹی

تھی لیکن یہ بات معتبر نہیں کیونکہ آپ کے بیٹے حماد کے علاوہ اولاد میں سے کوئی اور نہیں تھا۔[1]

اس بارے میں امامِ اہلِ سنت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہ علیہ سے کیا جانے والا سوال اور اس کا جواب ملاحظہ فرمایئے:

عرض: حضور! امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کو ابو حنیفہ کیوں کہتے ہیں؟

ارشاد: حنیف اَوراق کو کہتے ہیں، حضور کو اِبتدا ہی سے لکھنے کا بہت شوق تھا۔[2]

ہے نام نُعمان ابنِ ثابِت، ابو حنیفہ ہے ان کی کُنیَت
پکارتا ہے یہ کہہ کے عالَم، امامِ اعظم ابو حنیفہ[3]

ولادت

امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت کس سن میں ہوئی اس سے متعلق ایک سے زیادہ اقوال ہیں۔ زیادہ تر مؤرخین اور سیرت نگاروں نے اس قول کو ترجیح دی ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ عبد الملک بن مروان کے دورِ خلافت میں 80 ہجری میں کوفہ میں پیدا ہوئے۔[4]

بعض روایات کے مطابق امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے خود ارشاد فرمایا: ولدت سنة ثمانين یعنی میں 80ھ میں پیدا ہوا۔[5]

1...الخیرات الحسان، ص32
2...ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص428
3...وسائلِ بخشش ص573
4...الخیرات الحسان، ص31
5...شرح مسند ابی حنیفۃ للقاری، ص585

شارحِ مسلم امام یحییٰ بن شرف نووی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ امامِ اعظم کے پوتے اسماعیل بن حماد نے فرمایا: ولد جدی سنة ثمانین یعنی میرے دادا 80ھ میں پیدا ہوئے۔[1]

ابتدائی حالات

امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی نشو و نما کوفہ میں ہوئی۔ ابتدا میں آپ خرید و فروخت (کاروبار) میں مشغول ہوئے یہاں تک کہ امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی ذہانت و فطانت دیکھ کر آپ کو حصولِ علم اور علماءِ کرام کی صحبت کی طرف متوجہ کیا۔ امام شعبی رحمۃُ اللہ علیہ کی بات امامِ اعظم رحمۃُ اللہ علیہ کے دل میں گھر کر گئی اور آپ نے کاروباری مصروفیات ترک کر کے علمِ دین حاصل کرنا شروع کر دیا۔ شروع میں آپ نے علمِ کلام (عقائد) کی طرف توجہ فرمائی اور اس میں مہارت حاصل کی۔ اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ بصرہ تشریف لائے، یہاں بدمذہب فرقوں سے کئی مناظرے کئے اور اس طرح دین کی خدمت کا سلسلہ شروع کیا۔

اس کے بعد اللہ پاک نے آپ کے دل میں علمِ فقہ کی محبت ڈال دی۔[2]

علمِ فقہ سیکھنا شروع کر دیا

امامِ اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ علمِ فقہ سیکھنے کے لئے حضرت حماد بن ابی سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور 18 سال تک ان سے علم سیکھا۔ آپ کی ذہانت اور قوتِ

1...تہذیب الاسماء واللغات، 2/502

2...الخیرات الحسان، ص37

حافظہ سے متاثر ہو کر حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ آپ کو اپنے قریب بٹھایا کرتے تھے۔[1]

اُستاد کے مکان کی طرف پاؤں نہ پھیلاتے

امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ اپنے استادِ محترم حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ کا کس قدر ادب کرتے تھے اس کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ما مددت رجلی نحو دارہ و ان بینی و بینہ سبع سکک یعنی میں نے کبھی اپنے استاد محترم کے گھر کی طرف پاؤں نہیں پھیلائے، حالانکہ میرے اور ان کے گھر کے درمیان سات گلیوں کا فاصلہ ہے۔[2]

ہر نماز کے بعد استاد کے لئے دعا

امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ما صلیت صلاۃ منذ مات حماد الا استغفرت لہ مع والدی یعنی جب سے حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوا ہے میں ہر نماز کے بعد اپنے والد صاحب کے ساتھ ان کے لئے بھی دعائے مغفرت کرتا ہوں۔[3]

وعن أبي يوسف، قال: إني لأدعو لأبي حنيفة قبل أبوي، ولقد سمعت أبا حنيفة يقول: إني لأدعو لحماد مع والدي یعنی امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں امامِ اعظم کے لئے اپنے والدین سے پہلے دعا کرتا ہوں اور میں نے امام صاحب کو فرماتے سنا کہ میں اپنے والد کے ساتھ ساتھ (اپنے استاد) حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ کے لئے بھی دعا کرتا ہوں۔[4]

1... تاریخ بغداد، 13/334، 333

2... الخیرات الحسان، ص 82

3... تاریخ بغداد، 13/334

4... تہذیب الاسماء واللغات، 2/504

فضائلِ امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ

حضرت الحاج مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حقیقت یہ ہے کہ حضرت امامِ اعظم کے فضائل و مناقب ہماری حدوعد (گنتی) سے باہر ہیں۔ (امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ) امتِ مصطفویہ کے چراغ اور دینی مشکلات کو حل فرمانے والے ہیں۔[1]

امامِ اعظم کے کثیر فضائل میں سے چند ملاحظہ فرمایئے:

(1) حدیث شریف میں امامِ اعظم سے متعلق بشارت

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ہم نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ پر سورۂ جمعہ نازل ہوئی جس میں یہ بھی ہے: ﴿وَّ اٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: اور ان میں سے اوروں کو پاک کرتے اور علم عطا فرماتے ہیں جو ان اگلوں سے نہ ملے۔[2] میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے کوئی جواب نہیں دیا۔ یہاں تک کہ تین مرتبہ پوچھا۔ ہمارے درمیان حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنا مبارک ہاتھ ان پر رکھ کر ارشاد فرمایا: لو کان الایمان عند الثریا لناله رجال او رجل من هٰؤلاء یعنی اگر ایمان ثریا (ستارے) کے پاس بھی ہوتا تو ان لوگوں کے کچھ افراد یا ایک فرد اسے حاصل کرلیتا۔[3]

اس حدیث شریف میں امامِ اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی بشارت دی گئی ہے، اس

1...جاء الحق، ص538

2...پ28، الجمعۃ:3

3...بخاری، 3/352، حدیث:4897

سے متعلق چند بزرگانِ دین کے فرامین ملاحظہ فرمائیے:

امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اقول: قد بشر صلی اللہ علیہ وسلم بالامام ابی حنیفۃ فی الحدیث یعنی میں کہتا ہوں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے حدیث میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی بشارت دی ہے۔

اس کے بعد اوپر ذکر کردہ حدیث شریف کو مختلف الفاظ کے ساتھ ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں: فھذا اصل صحیح یعتمد علیہ فی البشارۃ والفضیلۃ یعنی یہ وہ صحیح بنیاد ہے جس پر بشارت اور فضیلت کے معاملے میں اعتماد کیا جاسکتا ہے۔[1]

خاتم الفقہاء حضرت علامہ سید محمد امین بن عمر المعروف ابنِ عابدین شامی حنفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: وفی حاشیۃ الشبراملسی علی المواھب عن العلامۃ الشامی تلمیذ الحافظ السیوطی قال: ما جزم بہ شیخنا من أن أبا حنیفۃ ھو المراد من ھذا الحدیث ظاھر لا شك فیہ؛ لأنہ لم یبلغ من أبناء فارس فی العلم مبلغہ أحد یعنی مواہب پر شبراملسی کے حاشیے میں ہے کہ امام (جلال الدین) سیوطی کے شاگرد علامہ (محمد بن یوسف) شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہمارے شیخ نے جس بات پر جزم فرمایا، وہ یہ ہے کہ بلاشک وشبہ اس حدیث سے امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی ذات ہی مراد ہے، اور یہ بات بالکل ظاہر ہے کیونکہ اہلِ فارس میں سے کوئی بھی علم میں اس مقام تک نہیں پہنچا جس پر امام اعظم فائز ہیں۔[2]

1... تبییض الصحیفۃ، ص32،33

2...ردالمحتار، 1/130

علامہ ابنِ عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ ایک مقام پر فرماتے ہیں: لأنه صلی الله علیه وسلم قد أخبر به قبل وجوده بالأحادیث الصحیحة التی قدمناها ، فإنها محمولة علیه بلا شك کما قدمناه عن الشامی صاحب السیرة و شیخه السیوطی یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت سے پہلے ہی صحیح احادیث میں آپ کی خبر دے دی تھی اور یہ احادیث بلاشک وشبہ امام اعظم پر ہی صادق آتی ہیں جیسا کہ ہم نے علامہ (محمد بن یوسف) شامی اور ان کے شیخ امام جلال الدین سیوطی رحمہما اللہ سے نقل کیا ہے۔[1]

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث شریف کے مصداق سے متعلق فرماتے ہیں: یہ ایک ادنیٰ شمہ ہے اُس الٰہی عالم، ربانی حاکم، کی نظر حقائق نگر کا، جو مصداق اعلیٰ عظیم بشارت والا اُس حدیث صحیح کا ہے کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: لوکان العلم معلقا بالثریا لتناوله قوم من ابناء فارس رواه الامام احمد فی المسند وابونعیم فی الحلیة عن ابی هریرة والشیرازی فی الالقاب عن قیس بن سعد رضی الله تعالیٰ عنهما یعنی علم اگر ثریا پر معلق ہوتا تو اولادِ فارس سے کچھ لوگ اسے وہاں سے بھی لے آتے۔ اسے امام احمد نے مسند میں اور ابو نعیم نے حلیہ میں حضرت ابوہریرہ سے اور شیرازی نے القاب میں حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

اعنی امام الائمہ، سراج الامّہ، کاشف الغمّہ، امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔[2]

1...ردالمحتار، 1/136

2... فتاویٰ رضویہ، 9/313

شارحِ بخاری مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: اس مضمون کی حدیث چار صحابۂ کرام علیہم الرضوان سے مروی ہے کہ اگر ایمان، دین، علم ثریا (ستارے) کے پاس ہوتا تو بھی فارس کے مردوں میں سے کچھ مرد یا فارس کا ایک شخص اس کو حاصل کرلیتا۔

اجلہ محدثین نے اس (بات) کی تصریح کی ہے کہ اس (حدیث) کے مصداق حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ ہیں۔[1]

حضرت الحاج مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث شریف کے تحت فرماتے ہیں: بتاؤ فارسی النسل میں اس شان کا، امام اعظم ابو حنیفہ نعمان ابن ثابت رضی اللہ عنہ کے سوا کون ہوا؟[2]

(2) تابعیت کا شرف

امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی ایک نمایاں ترین فضیلت آپ کا تابعی ہونا ہے۔ مسلمانوں کے چار مشہور اماموں یعنی امام ابو حنیفہ، امام شافعی، امام مالک اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم اجمعین میں سے صرف امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو تابعی ہونے کا شرف حاصل ہے۔

اس کی تفصیل جاننے سے پہلے تابعی کی تعریف سمجھ لیں۔

تابعی کی تعریف

امام حافظ ابنِ حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وھو من لقی الصحابی کذالك

1...نزہۃ القاری، 1/ 183

2...جاء الحق، ص538

(ای مؤمنا بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم و مات علی الاسلام) یعنی تابعی اس مسلمان کو کہتے ہیں جس نے ایمان کی حالت میں کسی صحابی سے ملاقات کی ہو اور ایمان کی حالت میں ہی اسے موت آئی ہو۔ (1)

حضرت علامہ مولانا عبد الحی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ثم اعلم ان جمهور علماء اصول الحديث علی ان الرجل بمجرد اللقی و الرؤیة للصحابی یصیر تابعا یعنی اس بات کو جان لو کہ جمہور علمائے اصول حدیث کے نزدیک فقط صحابی سے ملاقات اور ان کی زیارت سے آدمی تابعیت کا درجہ پالیتا ہے۔ (2)

حضرت علامہ علی بن سلطان قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وقد اشار النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الی الصحابة والتابعین بقوله "طوبی لمن رآنی و آمن بی و من رای من رآنی" فاکتفی فیهما بمجرد الرؤیة۔

یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے اس فرمانِ عالیشان کے ذریعے صحابہ و تابعین کی طرف اشارہ فرمایا ہے: "خوشخبری ہے اس کے لئے جس نے مجھے دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا اور اس کے لئے بھی خوشخبری ہے جس نے مجھے دیکھنے والے کو دیکھا"۔

اس حدیث شریف میں صحابہ و تابعین کے لئے صرف دیکھنے پر اکتفا کیا گیا ہے۔

قلت: وبه یندرج الامام الاعظم فی سلك التابعین فانه قد رأی انس بن مالك وغیره من الصحابة علی ما ذکره الشیخ الجزری فی "اسماء رجال القراء"،

1... نزہۃ النظر فی توضیح نخبۃ الفکر، ص 113

2... مجموعۃ رسائل اللکنوی، 2/179

والامام التوربشتی فی "تحفة المسترشدین"، وصاحب "کشف الکشاف" فی سورة المؤمنین، وصاحب "مرآة الجنان"، وغیرهم من العلماء المتبحرین،فمن نفی انه تابعی،فاما من التتبع القاصر،او التعصب الفاتر

یعنی میں کہتا ہوں: امامِ اعظم تابعین کی فہرست میں اس طرح شامل ہوتے ہیں کہ آپ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ وغیرہ صحابۂ کرام کی زیارت کی ہے جیسا کہ امام جزری رحمۃ اللہ علیہ نے "اسماء رجال القراء" میں،امام تورپشتی نے "تحفة المسترشدین "میں ، تفسیر" کشف الکشاف "کے مصنف نے سورۃ المؤمنین کی تفسیر میں، "مرآۃ الجنان" کے مصنف اور دیگر متبحر علماء نے ذکر فرمایا ہے۔امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے تابعی ہونے کا انکار کرنے والا یا تو علم کی کمی کی وجہ سے انکار کرتا ہے یا پھر تعصب کی وجہ سے۔[1]

حضرت علامہ ابوالحسنات عبدالحی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:فھذه العلماء الثقات: الدار قطنی وابن سعد والخطیب والذھبی وابن حجر و الولی العراقی والسیوطی وعلی القاری و اکرم السندی وابومعشر و حمزة السھمی والیافعی والجزری والتوربشتی وابن الجوزی والسراج صاحب "کشف الکشاف" قد نصوا علی کون الامام ابی حنیفة تابعیا

یعنی ان ثقہ علمائے کرام یعنی امام دار قطنی، امام ابنِ سعد، خطیب بغدادی، امام ذہبی، امام ابنِ حجر، امام ولی عراقی، امام سیوطی، علامہ علی قاری، علامہ اکرم سندھی، علامہ ابو معشر، علامہ حمزہ سہمی، امام یافعی، امام جزری، امام تورپشتی، امام ابنِ جوزی اور

1...شرح شرح نخبۃ الفکر، ص596

تفسیر "کشف الکشاف" کے مصنف علامہ سراج نے اس بات کو بیان کیا ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ تابعی ہیں۔

وانما انکر من انکر منهم روايته عن الصحابة وقد صرح به جمع آخرون من المحدثين والمؤرخين المعتبرين ايضا، تركت عباراتهم خوفا من الاطالة الموجبة للملالة،

یعنی ان حضرات میں سے جس نے انکار کیا ہے تو اس نے امامِ اعظم کے صحابہ سے روایتِ حدیث کا انکار کیا ہے اور دیگر محدثین و معتبر مؤرخین کے ایک گروہ نے امامِ اعظم کے روایتِ حدیث کو بھی بیان کیا ہے۔میں نے گفتگو کے طویل ہونے کے خوف سے ان حضرات کی عبارات کو ترک کر دیا ہے۔

وما نقلته انما نقلته بعد مطالعة الكتب المذكورة لا بمجرد اعتماد نقل غيرى، ومن راجع الكتب المذكورة يجد صدق نقلى، واما كلمات فقهائنا فى هذا الباب فاكثر من ان تحصى

یعنی میں نے جو عبارات نقل کی ہیں وہ مذکورہ کتابوں کا مطالعہ کرنے کے بعد نقل کی ہیں، نہ کہ کسی دوسرے کے نقل کرنے پر اعتماد کرتے ہوئے، جو ان کتابوں کی طرف رجوع کرے گا وہ میرے دعوے کی سچائی کو جان لے گا۔امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے تابعی ہونے سے متعلق ہمارے فقہائے کرام کی عبارات شمار سے باہر ہیں۔

ومن انكر كونه تابعيا من المؤرخين لا يصل فى الاعتماد وقوة الحفظ و سعة النظر الى مرتبة هؤلاء المثبتين، فلا عبرة بقوله معارضا لقولهم

یعنی مؤرخین میں سے جس نے امامِ اعظم کے تابعی ہونے کا انکار کیا ہے وہ اعتماد، قوتِ حافظہ اور وسعتِ نظر کے معاملے میں امامِ اعظم کے تابعی ہونے کے قائل علمائے کرام کے مرتبے کو نہیں پہنچتا لہٰذا ان حضرات کے مقابلے میں انکار کرنے والے کا کوئی اعتبار نہیں۔

وھذا الذہبی شیخ الاسلام، المعتمد فی نقلہ عند الانام، لوصرح وحدہ بکونہ تابعیا لکفی قولہ رادا لقول النافین۔ فکیف وقد وافقہ امام الحفاظ ابن حجر، ورأس الثقات الولی العراقی، وخاتمۃ الحفاظ السیوطی، وعمود المؤرخین الیافعی وغیرھم

یعنی یہ شیخ الاسلام امام ذہبی ہیں جو اپنی نقل کردہ باتوں کے معاملے میں سب کے نزدیک قابلِ اعتماد ہیں، اگر یہ اکیلے ہی امامِ اعظم کے تابعی ہونے کا دعویٰ کریں تو تابعیت کی نفی کرنے والوں کے رد کے لئے ان کا فرمانا ہی کافی ہے۔ حالانکہ اس معاملے میں حفاظِ حدیث کے امام ابنِ حجر، ثقہ حضرات کے سردار ولی عراقی، خاتمۃ الحفاظ امام سیوطی اور مؤرخین کے سرخیل امام یافعی وغیرہ بھی امام ذہبی کے ہم نوا ہیں۔

وسبقہ الی ذلك الخطیب وما ادراك ما الخطیب! والدارقطنی وما ادراك ما الدارقطنی! امامان جلیلان، مستندان معتمدان،۔

یعنی امامِ اعظم کی تابعیت کا قول کرنے والوں میں سبقت کرنے والے خطیب بغدادی ہیں اور تو نے کیا جانا کہ خطیب بغدادی کون ہیں؟ اور سبقت کرنے والوں میں امام دارقطنی بھی ہیں، اور تجھے کیا پتہ کہ امام دارقطنی کا کیا مقام ہے؟ یہ دونوں جلیل القدر امام ہیں، ان کی بات سند کی حیثیت رکھتی ہے اور یہ دونوں حضرات قابلِ اعتماد ہیں۔

المرجو من العلماء المنصفين بعد مطالعة هذه النصوص ان لا يبقى لهم انكار یعنی انصاف کرنے والے علمائے کرام سے امید ہے کہ ان نصوص کا مطالعہ کرنے کے بعد ان کے لئے امامِ اعظم کی تابعیت کا انکار کرنے کی کوئی صورت نہیں بچے گی۔[1]

مذکورہ بالا عبارتوں سے امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا تابعی ہونا سورج کی طرح روشن ہوتا ہے، اب تابعین کی فضیلت سے متعلق 3 حدیثیں ملاحظہ فرمائیں، چونکہ امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ تابعی ہیں اس لئے آپ بھی ان احادیث کے مصداق قرار پاتے ہیں۔

تابعین کے فضائل

صحابۂ کرام علیہم الرضوان کی صحبت پانے والے خوش نصیب مسلمانوں کی عظمت و شان سے متعلق تین فرامینِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

(1) خير أمتي قرني ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم یعنی میری امت میں سب سے بہتر میرا زمانہ ہے، پھر وہ جو ان سے ملا ہوا ہے، پھر وہ جو ان سے ملا ہوا ہے۔[2]

یعنی امام محمد عبد الرؤف مُناوی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث شریف کے تحت بعض شارحین سے نقل فرماتے ہیں: ان الصحابة أفضل من التابعين وان التابعين افضل من اتباعهم یعنی صحابۂ کرام علیہم الرضوان تابعین سے جبکہ تابعین تبع تابعین سے افضل ہیں۔[3]

1... مجموعۃ رسائل اللکنوی، 2/181

2... بخاری، 2/515، حدیث: 3650

3... فیض القدیر، 3/638، تحت الحدیث: 4035

(2)لاتمس النار مسلما رآنی او رآی من رآنی یعنی اس مسلمان کو آگ نہیں چھوئے گی جس نے مجھے دیکھا یا میرے دیکھنے والے کو دیکھا۔[1]

حضرت الحاج مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث شریف کے تحت لکھتے ہیں: یعنی جس نے بحالتِ ایمان مجھے دیکھا اور ایمان پر ہی اس کا خاتمہ ہوا وہ دوزخ سے محفوظ رہے گا، یوں ہی جن لوگوں کو اخلاص سے صحابۂ کرام کی صحبت نصیب ہوئی، ان کی خدمات میسر ہوئیں وہ بھی دوزخ سے محفوظ ہیں۔[2]

(3)طوبیٰ لمن رآنی ومن رآی من رآنی ثلاثا یعنی خوش خبری ہے اس کے لئے جس نے مجھے دیکھا یا مجھے دیکھنے والے کو دیکھا۔(سرکار علیہ السلام نے) تین مرتبہ یہ کلمات ارشاد فرمائے۔[3]

کن صحابہ کی زیارت کی؟

مختلف روایات کے مطابق امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کئی صحابۂ کرام علیہم الرضوان کی زیارت کا شرف پایا اور بعض صحابۂ کرام علیہم الرضوان سے فرامینِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بھی سنے۔ اس کی تفصیل پڑھنے کے لئے نزہۃ القاری شرح بخاری، جلد 1، صفحہ 169 تا 172 ملاحظہ فرمایئے۔

(3)شیرِ خدا کی دعا

حضرت سیدنا امام یحییٰ بن شرف نووی رحمۃ اللہ علیہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

1...ترمذی، 5/461، حدیث:3884

2...مراٰۃ المناجیح، 8/341

3... معجم کبیر، 22/20، حدیث:29

کے پوتے حضرت اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ سے نقل فرماتے ہیں:

ذهب ثابت إلى علي بن أبي طالب وهو صغير، فدعا له بالبركة وفي ذريته، ونحن نرجو من الله أن يكون قد استجاب ذلك من علي بن أبي طالب فينا

یعنی (امامِ اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے والد محترم) حضرت ثابت رحمۃ اللہ علیہ بچپن میں شیر خدا حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان کے لئے اور ان کی اولاد کے لئے برکت کی دعا فرمائی اور ہم اللہ پاک سے امید رکھتے ہیں کہ اس نے ہمارے بارے میں شیر خدا کی دعا قبول فرمائی ہے۔[1]

امامِ اعظم کی عظمت وشان سے متعلق چند اقوال

(1) حضرت سیدنا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: الناس في الفقه عيال على أبي حنيفة یعنی تمام لوگ فقہ میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے محتاج ہیں۔[2]

(2) عظیم تابعی بزرگ، امام المحدثین حضرت سیدنا سلیمان اعمش رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں سے ہیں، ان سے کسی نے کچھ مسائل پوچھے، اس وقت ہمارے امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بھی حاضرِ مجلس تھے، امام اعمش رحمۃ اللہ علیہ نے وہ مسائل ہمارے امام سے پوچھے۔ امام نے فوراً جواب دیا۔ امام اعمش نے پوچھا: یہ جواب آپ نے کہاں سے اخذ کئے؟ فرمایا: اُن حدیثوں سے جو میں نے خود آپ ہی سے سنی ہیں، اس کے بعد وہ حدیثیں مع سند روایت فرمادیں۔ امام اعمش رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

1... تہذیب الاسماء واللغات، 2/502

2... العبر فی خبر من غبر، 1/214

حسبك ماحدثتك به فی مائة یوم تحدثنی به فی ساعة واحدة ماعلمت انك تعمل بهٰذه الاحادیث یا معشر الفقهاء انتم الاطباء ونحن الصیادلة وانت ایها الرجل اخذت بکلا الطرفین

یعنی بس کیجئے! جو حدیثیں میں نے سو دن میں آپ کو سنائیں آپ گھڑی بھر میں مجھے سنائے دیتے ہیں۔ مجھے معلوم نہ تھا کہ آپ ان حدیثوں پر یوں عمل کر دیتے ہیں۔ اے فقہ والو! تم طبیب ہو اور محدث لوگ عطار ہیں، یعنی دوائیں ہمارے پاس ہیں مگر ان کا طریق استعمال تم مجتہدین جانتے ہو۔ اور اے ابو حنیفہ! تم نے تو فقہ و حدیث کے دونوں کنارے حاصل کر لئے۔[1]

(3) حضرت علّامہ محمد علاؤ الدین حصکفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

أن أبا حنیفة النعمان من أعظم معجزات المصطفی بعد القرآن

یعنی امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ قراٰنِ کریم کے بعد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے بڑے معجزات میں سے ایک ہیں۔[2]

(4) ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:

لا تتکلم فی ابی حنیفة بسوء ولا تصدقن احدا یسیء القول فیه ، فإنی واللہ ما رأیت أفضل ولا أورع ولا أفقه منه

یعنی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے متعلق کوئی بری بات نہ کرو اور نہ ہی ان کی برائی کرنے والے کسی شخص کی تصدیق کرو، اللہ کی قسم! میں نے ان سے افضل، ان سے

---

1 ...الخیرات الحسان، 91، فتاوی رضویہ، 27/74

2 ...در مختار مع رد المحتار، 1/136

زیادہ پرہیز گار اور ان سے بڑا فقیہ کوئی نہیں دیکھا۔[1]

امام اعظم کے لئے کھڑے ہونے کی وجہ

(5)عن إسماعيل بن حماد عن أبي بكر بن عياش قال مات عمر بن سعيد أخو سفيان فاتيناه نعزيه فإذا المجلس غاص باهله وفيهم عبد الله بن إدريس إذ أقبل أبوحنيفة في جماعة معه فلما رآه سفيان تحرك من مجلسه ثم قام فاعتنقه وأجلسه في موضعه وقعد بين يديه قال أبو بكر فاغتظت عليه وقال بن إدريس ويحك ألا ترى فجلسنا حتى تفرق الناس فقلت لعبد الله بن إدريس لا تقم حتى نعلم ما عنده في هذا فقلت يا أبا عبد الله رأيتك اليوم فعلت شيئا أنكرته وأنكره أصحابنا عليك قال وما هو قلت جاءك أبوحنيفة فقمت إليه وأجلسته في مجلسك وصنعت به صنيعا بليغا وهذا عند أصحابنا منكر فقال وما أنكرت من ذاك هذا رجل من العلم بمكان فان لم أقم لعلمه قمت لسنه وإن لم أقم لسنه قمت لفقهه وإن لم أقم لفقهه قمت لورعه

یعنی ابو بکر بن عیاش رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے بھائی عمر بن سعید کا انتقال ہوا تو ہم تعزیت کے لئے حاضر ہوئے۔ اس وقت لوگوں کا ہجوم تھا جن میں عبد اللہ بن ادریس بھی شامل تھے۔ اتنے میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے اصحاب کے ساتھ آئے تو انہیں دیکھ کر حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اپنی جگہ سے کھڑے ہوگئے، گلے ملے اور انہیں اپنی جگہ بٹھا کر خود سامنے بیٹھ گئے۔ ابو بکر بن عیاش کہتے ہیں میں اس معاملے پر سفیان ثوری سے ناراض ہوا، ابنِ ادریس نے (اس

1...ردالمحتار، 1/133

ناراضگی پر)افسوس کا اظہار کیا۔ پھر لوگوں کے منتشر ہونے تک ہم وہیں بیٹھے رہے (اور) میں نے عبداللہ بن ادریس سے کہا کہ جب تک ہمیں یہ معلوم نہ ہو جائے کہ سفیان ثوری اس بارے میں کیا کہتے ہیں اس وقت تک ہم یہاں سے کھڑے نہیں ہوں گے۔ لوگوں کے جانے کے بعد میں نے ان کے اس فعل پر (اعتراض کرتے ہوئے) کہا کہ اے ابوعبداللہ! میں نے آج آپ کو ایک ایسا کام کرتے دیکھا ہے جو میں نے بھی ناپسند کیا اور ہمارے ساتھیوں کو بھی ناگوار گزرا ہے، سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا وہ کیا؟ میں نے کہا: ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ آپ کے پاس آئے تو آپ نے کھڑے ہو کر انہیں اپنی جگہ بٹھایا اور ان کے ساتھ بہت اچھے انداز میں پیش آئے، اور یہ ہمارے اصحاب کے نزدیک ناپسندیدہ ہے۔ سفیان ثوری نے کہا اس میں ناپسندیدگی والی کون سی بات ہے! یہ ایک ایسی شخصیت ہے جو علم میں نمایاں مقام رکھتی ہے، اگر میں ان کے علم کے لئے کھڑا نہ ہوتا تو ان کی عمر کی وجہ سے کھڑا ہوتا، اگر عمر کی وجہ سے کھڑا نہ ہوتا تو ان کی تفقہ کے لئے کھڑا ہوتا اور اگر تفقہ کے لئے بھی کھڑا نہ ہوتا تو ان کی پرہیز گاری کے لئے کھڑا ہوتا۔[1]

(6) وعن جعفر بن الربيع، قال: أقمت على أبي حنيفة خمس سنين، فما رأيت أطول صمتا منه، فإذا سئل عن الشيء من الفقه يفتح ويسأل كالوادي

یعنی جعفر بن ربیع رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے: میں 5 سال تک امامِ اعظم کی صحبت میں رہا، میں نے ان سے زیادہ طویل خاموشی والا کوئی نہیں دیکھا لیکن جب آپ سے کوئی فقہی مسئلہ پوچھا جاتا تو آپ گفتگو فرماتے اور علم کے دریا بہا دیتے۔[2]

1... تاریخ بغداد، 13/341

2... تہذیب الاسماء واللغات، 2/504

(7) ایک بار خلیفہ ہارونُ الرشید نے سیّدُنا امام ابو یُوسُف رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کی: حضرتِ سیّدُنا امامِ ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اَوصاف (یعنی خوبیاں) بیان کیجئے۔ فرمایا: امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ نہایت ہی پرہیز گار تھے، ممنوعاتِ شَرعیہ سے بچتے تھے، اہلِ دنیا سے پرہیز فرماتے، فُضُول باتوں سے نفرت کرتے، اکثر خاموش رَہ کر (دین اور آخِرت کے بارے میں) سوچتے رہتے، جب کوئی مسئلہ پوچھتا تو معلوم ہونے پر جواب دے دیتے ورنہ خاموش رہتے، ہر طرح سے اپنے دین و ایمان کی حفاظت فرماتے، ہر ایک (مسلمان) کا ذِکر بھلائی کے ساتھ ہی کرتے (یعنی کسی کی عیب جوئی اور غیبت نہ فرماتے)، خلیفہ ہارون الرشید نے یہ سن کر کہا: صالحین (یعنی نیک بندوں) کے اَخلاق ایسے ہی ہوتے ہیں۔ (1)

(8) وعن أبی عبد الله الكاتب، قال: سمعت عبد الله بن داود الخريبي يقول: يجب على أهل الإسلام أن يدعوا الله لأبی حنيفة فی صلواتهم.

یعنی عبد اللہ بن داوٗد فرماتے ہیں: مسلمانوں پر لازم ہے کہ اپنی نمازوں میں اللہ پاک سے امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے لئے دعا کریں۔ (2)

(9) حضرت سیدنا امام عبد الوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

هو امام عظيم متبع الى انقراض المذاهب كلها كما اخبرنی به بعض اهل الكشف الصحيح و اتباعه لن يزالوا فی ازدياد كلما تقارب الزمان

یعنی امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ایک عظیم امام ہیں، بعض اہلِ کشف بزرگوں

1... الخیرات الحسان، ص82

2... تاریخ بغداد، 13/344

نے مجھے بتایا ہے کہ تمام مذاہب ختم ہونے تک لوگ ان کی تقلید کرتے رہیں گے اور قیامت قریب آنے تک ان کے مقلدین کی تعداد بڑھتی رہے گی۔

مزید فرماتے ہیں:

ولا عبرة بكلام بعض المتعصبين فی حق الامام ولا بقولهم انه من جملة اهل الرأی بل كلام من يطعن فی هذا الامام عند المحققين يشبه الهذيانا

یعنی تعصب رکھنے والوں کی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر تنقید اور اس الزام کا کوئی اعتبار نہیں کہ آپ اپنی رائے پر عمل کرنے والوں میں سے ہیں، بلکہ جو آپ رحمۃ اللہ علیہ پر طعن کرتا ہے، محققین کے نزدیک اس کا کلام فضول باتوں کی طرح ہے۔[1]

(10) عن شقيق البلخی انه كان يقول: كان الامام ابوحنيفة من اورع الناس و اعلم الناس و اعبد الناس و اكرم الناس و اكثرهم احتياطا فی الدين و ابعدهم عن القول بالرأی فی دين الله عزوجل، وكان لا يضع مسئلة فی العلم حتی يجمع اصحابه عليها ويعقد عليها مجلسا، فاذا اتفق اصحابه كلهم علی موافقتها للشريعة قال لابی يوسف او غيره ضعها فی الباب الفلانی

یعنی حضرت سیدنا شقیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ تمام لوگوں سے زیادہ پرہیز گار، علم والے، عبادت گزار، مہربان، دین کے معاملے میں محتاط اور دینی معاملے میں ذاتی رائے سے بچنے والے تھے۔ کوئی بھی علمی مسئلہ وضع کرنے سے پہلے اپنے اصحاب کو جمع فرما کر علمی مجلس منعقد فرماتے، جب آپ کے تمام اصحاب اس بات پر متفق ہو جاتے کہ یہ مسئلہ شریعت کے موافق ہے تو پھر امام ابویوسف یا کسی

1 ...المیزان الکبری للشعرانی، ص89

دوسرے شاگرد سے فرماتے کہ اس مسئلے کو فلاں باب میں درج کر دو۔[1]

(11)عن عبداللہ بن المبارك قال: دخلت الكوفة فسألت علماءها و قلت: من اعلم الناس فی بلادكم هذه؟فقالوا كلهم: الامام ابو حنيفة،فقلت لهم: من اورع الناس؟ فقالوا كلهم: الامام ابوحنيفة، فقلت لهم: من ازهد الناس؟ فقالوا كلهم: الامام ابوحنيفة،فقلت لهم: من اعبد الناس و اكثرهم اشتغالا للعلم؟ فقالوا كلهم: الامام ابوحنيفة،فما سألتهم عن خلق من اخلاق الحسنة الا وقالوا كلهم: لا نعلم احدا تخلق بذلك غير الامام ابی حنيفة رضی اللہ عنه

یعنی حضرت سیدنا عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں کوفہ گیا تو وہاں کے علمائے کرام سے پوچھا: آپ کے یہاں سب سے بڑا عالم کون ہے؟ سب نے جواب دیا: امام ابو حنیفہ۔ میں نے پوچھا: سب سے زیادہ پرہیز گار کون ہے؟ انہوں نے کہا: امام ابو حنیفہ۔ میں نے سب سے بڑے زاہد (دنیا سے بے رغبت) کا پوچھا تو بھی سب حضرات نے امامِ اعظم کا نام لیا، پھر سب سے زیادہ عبادت گزار اور علم میں مشغول رہنے والے سے متعلق سوال کیا تو بھی ان سب نے امام ابو حنیفہ کا نام لیا۔ میں نے اخلاقِ حسنہ میں سے جس اچھی عادت سے متعلق بھی پوچھا تو ان تمام حضرات نے امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہی نام لیا۔[2]

(12)وقال أبو وهب و محمد بن مزاحم سمعت ابن المبارك يقول لولا أن الله تعالی أغاثنی بأبی حنيفة و سفيان كنت كسائر الناس

1...المیزان الکبری للشعرانی، ص86

2...المیزان الکبری للشعرانی، ص87

یعنی حضرت سیدنا عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر اللہ پاک امام ابو حنیفہ اور سفیان ثوری رحمہا اللہ کے ذریعے میری مدد نہ فرماتا تو میں بھی دوسرے لوگوں کی طرح (ایک عام مسلمان) ہوتا۔[1]

(13) امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں:

من مناقب ابی حنیفة اللتی انفردبھا انه اول من دون علم الشریعة و رتبه ابوابا

یعنی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی ایک انفرادیت یہ ہے کہ انہوں نے سب سے پہلے علمِ شریعت کو مدون کیا اور اسے ابواب کی ترتیب سے مرتب کیا۔[2]

اوصافِ امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ

حلیہ مبارک

(1) وعن حماد بن أبي حنيفة قال: كان أبي جميلا، تعلوه سمرة، حسن الهيئة، كثير التعطر، هيوبا، لايتكلم إلا جوابا، ولايخوض رحمه الله فيما لا يعنيه.

یعنی امامِ اعظم کے شہزادے حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرے والدِ محترم خوبصورت اور بارعب شخصیت کے مالک تھے، کثرت کے ساتھ خوشبو استعمال فرماتے، (بات شُروع کرنے میں پہل نہ فرماتے بلکہ) جب بھی گفتگو فرماتے تو کسی کے جواب ہی کیلئے فرماتے اور فضول بحث میں نہ پڑتے۔[3]

1... تہذیب التہذیب، 8/517

2... تبییض الصحیفۃ، ص119

3... سیر اعلام النبلاء، 6/535

(2)قال عبدالرحمن بن محمد بن المغیرة: رأیت أبا حنیفة شیخا یفتی الناس بمسجد الکوفة، علی رأسه قلنسوة سوداء طویلة.

یعنی عبد الرحمٰن بن محمد کا بیان ہے: میں نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ آپ کوفہ کی مسجد میں لوگوں کو مسائل بتارہے تھے اور آپ کے سر پر کالے رنگ کی لمبی ٹوپی تھی۔[1]

خوشبو کا استعمال فرماتے

کثیر التعطر، یعرف بریح الطیب إذا أقبل، وإذا خرج من منزله قبل أن تراه.

یعنی خوشبو کا استعمال اتنا فرماتے کہ جب گھر سے نکلتے تو آپ پر نظر پڑنے سے پہلے ہی آپ کی آمد کا علم ہو جاتا۔[2]

دن رات کے معمولات

حضرت مِسْعَربن کِدام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد میں حاضِر ہوا، دیکھا کہ نمازِ فجر ادا کرنے کے بعد آپ سارا دن لوگوں کو علمِ دین پڑھاتے رہے، اِس دوران صِرف نَمازوں کے وَقفے ہوئے۔ نمازِ عشاء کے بعد آپ اپنے گھر تشریف لے گئے۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد سادہ لباس میں ملبوس خوب عِطر لگا کر فَضائیں مہکاتے، اپنا نورانی چہرہ چمکاتے ہوئے تشریف لائے اور آکر مسجِد کے کونے میں نوافِل میں مشغول ہوگئے یہاں تک کہ صبح صادِق ہوگئی۔ اب دوبارہ گھر

1... سیر اعلام النبلاء، 6/534

2... تاریخ بغداد، 13/331

تشریف لے گئے اور لباس تبدیل کرکے واپَس آئے اور نمازِ فجر باجماعت ادا کرنے کے بعد گزشتہ کل کی طرح عشاء تک سلسلۂ درس و تدریس جاری رہا۔ میں نے سوچا آپ بَہُت تھک گئے ہونگے، آج رات تو ضرور آرام فرمائیں گے، مگر دوسری رات بھی وُہی معمول رہا۔ پھر تیسرا دن اور رات بھی اِسی طرح گزرا۔ میں بے حد مُتأثِّر ہوا اور میں نے فیصلہ کرلیا کہ عمر بھر ان کی خدمت میں رہوں گا۔ چنانچہ میں نے ان کی مسجد ہی میں مستقل قیام اختیار کرلیا۔ میں نے اپنی مدت قیام میں، امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو دن میں کبھی بے روزہ اور رات کو کبھی عبادت و نوافل سے غافِل نہیں دیکھا، البتّہ ظہر سے پہلے آپ تھوڑاسا آرام فرمالیا کرتے تھے۔ (1)

حضرت سیدنا مِسعَربِن کِدام رحمۃ اللہ علیہ کی خوش نصیبی دیکھئے کہ ان کی وفات امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد میں سجدے کی حالت میں ہوئی۔ (2)

عبادت وریاضت اور تلاوت

حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی شب بیداری، نمازِ تہجد اور دیگر عبادات سے متعلق کثیر روایات ملتی ہیں یہاں تک کہ رات میں طویل قیام کی وجہ سے آپ کو ''وَتَد'' یعنی کیل کہا جاتا تھا۔

منقول ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مسلسل تیس سال روزے رکھے، تیس سال تک ایک رکعت میں قرآنِ پاک ختم کرتے رہے، چالیس (یا45) سال تک عشاء کے

1...المناقب للموفق، 1/230

2...المناقب للموفق، 1/231

وضو سے فجر کی نَماز ادا کی، جس مقام پر آپ کی وفات ہوئی اُس مقام پر آپ نے سات ہزار بار قرآنِ پاک ختم کیا۔

حضرت سیّدنا عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے کسی نے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ پر اعتِراض کیا تو آپ نے فرمایا: کیا تم ایسے شخص پر اعتِراض کرتے ہو جس نے 45 سال تک پانچوں نَمازیں ایک ہی وُضو سے ادا کیں، وہ ایک رکعت میں پورا قرآن کریم خَتْم کرلیتے تھے اور میرے پاس جو کچھ علمِ فقہ ہے وہ میں نے انہی سے سیکھا ہے۔

روایت میں ہے: شروع میں آپ رحمۃ اللہ علیہ ساری رات عبادت نہیں کرتے تھے۔ ایک بار آپ نے کسی کو یہ کہتے ہوئے سُن لیا کہ ابو حنیفہ ساری رات سوتے نہیں ہیں۔ چُنانچِہ اُس کے حُسنِ ظن کی لاج رکھتے ہوئے آپ نے تمام رات عبادت شُروع کردی۔ (1)

ماہِ رمضان میں 62 خَتْمِ قراٰن

امام ابو یُوسُف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ رَمَضانُ المبارَک اور عید الفطر میں 62 قرآنِ پاک خَتْم کرتے، (دن کو ایک، رات کو ایک، تراویح کے اندر سارے ماہ میں ایک اور عید کے روز ایک)۔ (2)

نمازِ وتر میں تمام سورتوں کی تلاوت

عن اسد بن عمرو قال: سمعت اباحنیفۃ یقول: ما بقی فی القرآن سورۃ الا وقد

1...الخیرات الحسان، ص50

2...الخیرات الحسان، ص50

قرأت فی وتری بها

یعنی اسد بن عمرو کا بیان ہے کہ میں نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے سنا: قرآن کریم میں کوئی ایسی سورت نہیں ہے جسے میں نے نمازِ وتر میں نہ پڑھا ہو۔[1]

جو بے مثال آپ کا ہے تقویٰ، تو بے مثال آپ کا ہے فتویٰ
ہیں علم و تقویٰ کے آپ سنگم، امامِ اعظم ابو حنیفہ[2]

سخاوت

وعن وکیع قال: کان أبوحنیفة قد جعل علی نفسه أن لا یحلف بالله تعالی فی عرض کلامه إلا تصدق بدرهم، فحلف فتصدق به، ثم جعل إن حلف أن یتصدق بدینار، فکان إذا حلف صادقا فی عرض کلامه تصدق بدینار، وکان إذا أنفق علی عیاله نفقة تصدق بمثلها، وکان إذا اکسا ثوبا جدیدا اکسا بقدر ثمنه الشیوخ و العلماء، وکان إذا وضع بین یدیه الطعام أخذ منه ضعف ما یأکل فجعله علی الخبز، ثم یعطیه الفقیر

یعنی حضرت وکیع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اوپر لازم کر لیا تھا کہ اگر میں نے گفتگو کے دوران اللہ کی قسم کھائی تو ایک درہم صدقہ کروں گا، پھر ایک بار آپ نے قسم کھائی تو ایک درہم صدقہ کیا۔ اس کے بعد اپنے اوپر یہ لازم کیا کہ اگر قسم کھائی تو ایک دینار صدقہ کرنا ہے، چنانچہ اگر دورانِ گفتگو آپ سچی قسم کھالیتے تو بھی ایک دینار صدقہ کرتے۔ جب آپ اپنے گھر والوں پر کچھ خرچ

1... تبییض الصحیفۃ، ص 129

2... وسائلِ بخشش ص 573

کرتے تو اتنا ہی اللہ کی راہ میں صدقہ فرماتے، جب کوئی نیا لباس زیبِ تن فرماتے تو اس کی قیمت کے برابر علماء و مشائخ کو کپڑے پہناتے، جب آپ کے سامنے کھانا رکھا جاتا تو اس میں سے جتنا خود کھاتے اس سے بڑھ کر کسی فقیر کو عطا فرماتے۔ (1)

وعن أبي يوسف، قال: كان أبو حنيفة لا يكاد يسأل حاجة إلا قضاها. وعن إسماعيل بن حماد بن أبي حنيفة، أن أبا حنيفة وهب لمعلم ابنه حماد خمسمائة درهم حين حذق حماد.

یعنی امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ ہر مانگنے والے کا سوال پورا فرماتے تھے۔ امامِ اعظم کے پوتے اسماعیل بن حماد رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ جب امامِ اعظم کے شہزادے حماد نے علم میں مہارت حاصل کرلی تو امامِ اعظم نے ان کے معلم کو 500 درہم عطا فرمائے۔ (2)

دشمن کی بھی غیبت نہیں کرتے

وعن ابن المبارك، قال: قلت لسفيان الثوري: ما أبعد أبا حنيفة من الغيبة، ما سمعته يغتاب عدوا له قط، قال: هو والله أعقل من أن يسلط على حسناته ما يذهب بها.

یعنی حضرت سیدنا عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے کہا: امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ غیبت سے کس قدر دور ہیں۔ میں نے کبھی انہیں اپنے دشمن کی بھی غیبت کرتے ہوئے نہیں سنا۔ حضرت سفیان

1... تہذیب الاسماء واللغات، 2/505

2... تہذیب الاسماء واللغات، 2/506

ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! وہ اس قدر عقلمند ہیں کہ کسی کو اپنی نیکیاں لے جانے نہیں دیتے۔[1]

دلائل کے بادشاہ

محمد بن أیوب بن الضریس، حدثنا أحمد بن الصباح، سمعت الشافعی قال: قیل لمالك: هل رأیت أبا حنیفة؟ قال: نعم. رأیت رجلا لو كلمك فی هذه الساریة أن یجعلها ذهبا لقام بحجته.

یعنی امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا: کیا آپ نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں، میں نے ایک ایسے شخص کو دیکھا ہے جو اگر اس ستون (Pillar) کو سونے کا ثابت کرنا چاہے تو اپنے دلائل کے ذریعے کر سکتا ہے۔[2]

ذہانت و عقل مندی

ہمارے آقا حضرت سیدنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بہت زیادہ عقلمند تھے۔

(1) حضرت سیدنا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ عقلمند کسی عورت نے نہیں جنا۔[3]

(2) حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ما رأیت رجلا اعقل منہ یعنی میں نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ عقل مند کوئی مرد نہیں دیکھا۔[4]

1... تہذیب الاسماء واللغات، 2/506

2... سیر اعلام النبلاء، 6/534

3... الخیرات الحسان، ص62

4... الخیرات الحسان، ص61

(3)وعن علی بن عاصم، قال: لو وزن عقل أبی حنیفة بعقل نصف أهل الأرض لرجح بهم. یعنی حضرت علی بن عاصم فرماتے ہیں: اگر امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی عقل کو آدھے زمین والوں کے ساتھ تولا جائے تو آپ کی عقل غالب ہو گی۔[1]

(4)امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وکان من أذکیاء بنی آدم، جمع الفقه والعبادة والورع والسخاء یعنی مام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ذہین ترین انسانوں میں سے تھے۔ انہوں نے فقہ، عبادت، پرہیز گاری اور سخاوت کو اپنی ذات میں جمع کر لیا تھا۔[2]

امامِ اعظم کی چند انفرادی خصوصیات

حضرت الحاج مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مایہ ناز تصنیف "جاء الحق" میں امام اعظم کی کئی انفرادی خصوصیات ذکر فرمائی ہیں، 12 ربیع الاول شریف کی نسبت سے ان میں سے 12 ملاحظہ فرمایئے:

(1)امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ دنیائے اسلام میں وہ پہلے عالمِ دین ہیں جنہوں نے فقہ واجتہاد کی بنیاد رکھ کر ساری امتِ رسول پر احسانِ عظیم فرمایا۔ باقی تمام ائمہ جیسے امام شافعی، امام مالک اور امام احمد بن حنبل وغیر ہم رضی اللہ عنہم نے اسی بنیاد پر عمارت قائم کی۔

(2)حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ تمام فقہاء و مجتہدین کے بلاواسطہ یا بالواسطہ استاذ ہیں، یہ تمام حضرات امامِ اعظم کے شاگرد، چنانچہ امام شافعی حضرت امام محمد (بن حسن شیبانی) کے سوتیلے بیٹے اور ان کے شاگرد ہیں، ایسے ہی امام مالک نے حضرت امام کی تصنیفات

1...تہذیب الاسماء واللغات، 2/506

2...العبر فی خبر من غبر، 1/214

سے فیض حاصل کیا، نیز امام بخاری محدثین کے استاذ ہیں، اور امام بخاری کے بہت استاذ و شیخ حنفی ہیں، گویا آسمانِ علم کے سورج امام اعظم ہیں، باقی علماء تارے۔

(3) امام اعظم علیہ الرحمہ کے بلاواسطہ شاگرد ایک لاکھ سے زیادہ ہیں جن میں سے اکثر مجتہد ہیں جیسے امام محمد، امام ابو یوسف، امام زفر، امام عبد اللہ بن مبارک جو دنیائے علم کے چمکتے ہوئے تارے ہیں۔ حضرت امام محمد (بن حسن شیبانی) نے نوسو نوے (990) دینی شاندار کتابیں تصنیف فرمائیں جن میں سے چھ کتابیں بڑے پائے کی ہیں جنہیں "کتبِ ظاہر الروایۃ" کہا جاتا ہے اور یہ تمام کتبِ فقہ کی اصل مانی جاتی ہیں۔

(4) تمام نبیوں کے سردار چار نبی ہیں، آسمانی صحیفوں کی سردار چار کتب، فرشتوں کے سردار چار فرشتے، صحابہ میں افضل و اعلیٰ چار یار، علمائے مجتہدین میں افضل چار امام۔ پھر ان چار نبیوں میں حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم افضل، چار کتابوں میں قرآن افضل، چار فرشتوں میں حضرت جبرئیل علیہ السلام افضل، چار یار میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ افضل، چار اماموں میں امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ افضل۔

(5) امام اعظم جیسے میدانِ علم کے سورج ہیں، ویسے ہی میدانِ عمل کے بھی شہہ سوار ہیں۔ چنانچہ آپ نے چالیس سال عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی، چالیس سال ایسے روزے رکھے کہ کسی کو خبر نہ ہوئی۔ گھر سے کھانا لائے، باہر طلبہ کو کھلا دیا، گھر والے سمجھے کہ باہر جاکر کھایا، باہر والے سمجھے کہ گھر میں کھاکر تشریف لائے۔ ہمیشہ ماہ رمضان میں اکسٹھ قرآن تلاوت فرماتے تھے، ایک قرآن دن میں، ایک رات میں اور ایک سارے مہینہ میں تراویح میں مقتدیوں کے ساتھ اور 55 حج کئے۔

(6) امتِ محمدیہ کے بڑے بڑے اولیاء اللہ، غوث و قطب، ابدال، اوتاد حضرت امام

اعظم رضی اللہ عنہ کے دامن سے وابستہ ہیں اور آپ کے مقلد ہیں۔ جس قدر اولیاء مذہب حنفی میں ہیں دوسرے مذہب میں نہیں۔ چنانچہ حضرت ابراہیم بن ادہم، شقیق بلخی، معروف کرخی (یہ وہ بزرگ ہیں جن کی قبر سے بارانِ رحمت طلب کیا جاتا تھا)، حضرت بایزید بسطامی، فضیل بن عیاض خراسانی، داؤد طائی، ابو حامد لفاف بلخی، خلف بن ایوب، عبد اللہ بن مبارک، وکیع بن جراح، شیخ الاسلام ابو بکر بن وراق ترمذی، حاتم اصم، محمد شاذلی بکری جیسے سردارانِ اولیاء حنفی ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے دامن سے وابستہ ہیں۔

غرض کہ مذہبِ حنفی مذہبِ اولیاء ہے۔ آج بھی تقریباً سارے اولیاء اللہ حنفی ہی ہیں۔ فخرِ پاک وہند حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری جن کا آستانہ مرجعِ خلائق ہے، حنفی تھے۔ آپ نے اپنی کتاب "کشف المحجوب" میں حضرت امام اعظم کے بڑے فضائل کشف سے بیان فرمائے، اسی طرح تمام چشتی، قادری، نقشبندی، سہروری مشائخ سب حنفی ہیں۔

(7) حضرت امام اعظم کا مذہب حنفی عالم میں اتنا شائع ہوا، اتنا پھیلا کہ جہاں اسلام ہے وہاں مذہب حنفی ہے، اکثر مسلمان حنفی ہیں۔ دنیائے اسلام کے بعض خطے ایسے بھی ہیں جہاں صرف حنفی مذہب ہی ہے، دوسرے مذہب کو عوام جانتے بھی نہیں، جیسے بلخ، بخارا، کابل، قندھار اور تقریباً سارا ہندوستان اور پاکستان کہ یہاں شافعی، حنبلی، مالکی دیکھنے میں نہیں آتے۔ اس مقبولیتِ عامہ سے معلوم ہوتا ہے کہ امام اعظم مقبولِ بارگاہِ الٰہی ہیں اور مذہبِ حنفی عند اللہ محبوب ہے۔

(8) جو حضرات امامِ اعظم کے مقلد نہیں ہیں انہوں نے بھی امامِ اعظم کے فضائل و

مناقب میں بہت عظیم الشان کتابیں لکھیں۔ چنانچہ علامہ ابنِ حجر مکی ہیتمی شافعی نے "الخیرات الحسان فی ترجمۃ ابی حنیفۃ النعمان" لکھی، سبطِ ابن جوزی نے "کتاب الانتصار لامام ائمۃ الامصار" دو جلدوں میں لکھی۔ امام جلال الدین سیوطی شافعی نے "تبییض الصحیفۃ فی ترجمۃ ابی حنیفۃ" لکھی، علامہ یوسف بن عبد الہادی حنبلی نے "تنویر الصحیفۃ فی ترجمۃ ابی حنیفۃ" تحریر فرمائی۔ غرض کہ امت مرحومہ حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے فضل و کمال کی گواہ ہے۔

(9) تمام ائمہ مجتہدین میں حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا زمانہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے نہایت قریب ہے کہ آپ کی ولادت 80 ہجری میں ہے، آپ تابعی ہیں، آپ نے چار صحابہ سے ملاقات اور روایت کی۔ جنہوں نے آپ کی تابعیت کا انکار کیا محض تعصب سے کیا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ سیدنا عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ جیسے صحابی امام اعظم کے زمانے میں کوفہ میں ہوں اور حضرت امام ان سے نہ ملیں۔ آج بزرگوں سے ملنے دنیا کھنچی آتی ہے، صحابہ کی شان کا کیا پوچھنا۔

(10) حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ نے اہلِ بیت نبوت سے خاص فیوض و برکات حاصل کئے جو دوسرے ائمہ کو حاصل نہ ہوئے کیونکہ امامِ اعظم حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی مجلسِ پاک میں دو سال حاضر رہے۔

(11) حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر صدیق کے مظہرِ اتم ہیں۔ حضرت ابو بکر صدیق حضور علیہ السلام کے خلیفۂ اول ہیں اور امام اعظم حضور کی امت کے مجتہدِ اول۔ صدیقِ اکبر جامعِ قرآن ہیں، امامِ اعظم جامعِ مسائلِ فقہ اور قواعدِ دینیہ ہیں۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بعد پہلے عدل و انصاف

کے قوانینِ خلافت کی بنیاد رکھی، امام اعظم نے اجتہاد اور تفقہ کی بنیاد رکھی۔ ابو بکر صدیق نے امتِ مصطفوی کی بروقت اعانت کی کہ انہیں اختلاف سے بچالیا، شیرازہ بکھرنے نہ دیا، امامِ اعظم نے مسلمانوں کی اتنی بڑی مدد کی کہ ان کو کفر و الحاد اور زندقہ کی آندھیوں سے بچالیا۔ آج ان کے اجتہادِ علمی کی برکت سے امتِ مسلمہ کفار و مرتدین کے فتنوں سے محفوظ ہے۔

(12) جیسے حضور غوثِ اعظم تمام اولیاء اللہ کے سردار ہیں کہ سب کی گردن پر حضور غوثِ پاک کا قدم ہے، آپ طریقت کے امامِ اول ہیں، ایسے ہی امامِ اعظم تمام علماء کے سردار ہیں کہ تمام علماء آپ کے زیرِ سایہ ہیں۔ اسی لئے طریقت کے امامِ اول کا لقب غوثِ اعظم کا ہوا اور شریعت کے امامِ اول کا لقب امامِ اعظم کا۔ بغداد شریف مجمعِ بحرین ہے کہ دونوں وہاں آرام فرما ہیں۔(1)

امامِ اعظم کا ذریعۂ معاش

شمس الدین حضرت سیدنا امام محمد بن احمد ذہبی حنبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وكان لا يقبل جوائز الدولة بل ينفق ويؤثر من كسبه. له دار كبيرة لعمل الخز، وعنده صناع وأجراء

یعنی امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ حکومتی عطیات قبول نہیں کرتے تھے بلکہ اپنی کمائی سے خرچ فرماتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ریشم بنانے اور ریشمی کپڑا بُننے کا بہت بڑا کارخانہ تھا جس میں بہت سے کاری گر اور مزدور کام کرتے تھے۔(2)

علامہ ابو بکر احمد بن علی المعروف خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

1...جاء الحق، ص538 تا 541 بتغیر
2...العبر فی خبر من غبر، 1/214

وکان أبو حنیفة خزازا ودکانه معروف فی دار عمرو بن حریث

یعنی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ریشم فروش تھے اور (کوفہ میں) ان کی دکان حضرت عمرو بن حُریث رضی اللہ عنہ کے مکان میں مشہور تھی۔[1]

اس مکان اور دکان کی اہمیت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے وصالِ ظاہری کے وقت حضرت سیدنا ابو سعید عمرو بن حُرَیث رضی اللہ عنہ کی عمر 12 سال تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے (زندگی کے آخری حصے میں) کوفہ میں قیام فرمایا اور یہاں گھر تعمیر فرمایا۔

آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے بھائی سعید بن حُرَیث رضی اللہ عنہ مجھے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے جو اس وقت سونا تقسیم فرمارہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مجھے بھی سونے کا ایک ٹکڑا عطا فرمایا۔ میں نے (دل میں) کہا: میں اس سونے کو جس چیز میں بھی لگاؤں گا مجھے اس میں برکت نصیب ہو گی۔ اس سونے کا آخری حصہ میں نے اس گھر میں لگایا۔[2]

امام ابنِ سعد رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں:

نزل عمرو بن حریث الکوفة وابتنی بها دارا إلی جانب المسجد وهی کبیرة مشهورة فیها أصحاب الخزالیوم

یعنی حضرت عمرو بن حُرَیث رضی اللہ عنہ کوفہ تشریف لائے اور وہاں مسجد کے ساتھ مکان تعمیر فرمایا۔ یہ مکان بہت بڑا اور مشہور ہے۔ آج کل (تیسری صدی ہجری

1... تاریخ بغداد، 13/326

2... اسد الغابۃ، 4/226

میں)اس میں ریشم کا کاروبار کرنے والے رہتے ہیں۔[1]

وصال مبارک

عبّاسی خلیفہ منصور نے امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کی کہ آپ میری مملکت کے قاضِیُ القُضاۃ(یعنی چیف جسٹس)بن جایئے۔ آپ نے انکار کیا تو خلیفہ نے اس بات کو اپنی توہین تصوُّر کرتے ہوئے آپ کو جَیل بھجوا دیا۔ روزانہ آپ کے سرِ مبارَک پر دس کوڑے مارے جاتے جس سے خون سرِ اقدس سے بہہ کر ٹخنوں تک آجاتا، اِس طرح مجبور کیا جاتا رہا کہ قاضی بننے کیلئے ہامی بھرلیں، مگر آپ حکومتی عُہدہ قَبول کرنے کیلئے راضی نہ ہوئے۔ اِسی طرح آپ کو یَومِیّہ دس کے حساب سے ایک سو دس کوڑے مارے گئے۔ بالآخر دھوکے سے زَہر کا پِیالہ پیش کیا گیا، مگر آپ مومِنانہ فِراست سے زَہر کو پہچان گئے اور پینے سے انکار فرما دیا، اس پر آپ کو لٹا کر زبردستی حَلق میں زَہر اُنڈیل دیا گیا، زَہر نے جب اپنا اثر دکھانا شُروع کیا تو آپ بار گاہِ خُداوندی میں سجدہ رَیز ہوگئے اور سَجدے ہی کی حالت میں 150ھ میں آپ نے جامِ شہادت نوش کیا۔[2]

مؤرخین کا اتفاق ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت 150ھ میں ہوئی، مہینے سے متعلق مختلف اقوال ہیں، اکثر علماء رجب کے قائل ہیں جبکہ شعبان اور نصف شوال کے اقوال بھی موجود ہیں۔[3]

ایک قول کے مطابق جس دن امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ہوئی اسی دن امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے وصال فرمایا۔[4]

1...الطبقات الکبری لابن سعد، 100/6

2...الخیرات الحسان ص 92،88 ملخصا

3...الخیرات الحسان، ص 92

4... تبییض الصحیفۃ، ص 117

تجہیز و تکفین

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کی خبر بجلی کی طرح پورے بغداد میں پھیل گئی۔ بغداد کے قاضی حضرت عمارہ بن حسن رحمۃ اللہ علیہ نے غسل دیا اور غسل دیتے وقت وہ کہتے جاتے تھے: خدا کی قسم! آپ سب سے بڑے فقیہ، سب سے بڑے عابد اور سب سے بڑے زاہد تھے۔ آپ میں تمام خوبیاں جمع تھیں۔

غسل سے فارغ ہونے تک جمِ غفیر اکٹھا ہو گیا تھا۔ پہلی بار نمازِ جنازہ میں 50 ہزار افراد شریک تھے۔ اس کے بعد بھی آنے والوں کا تانتا بندھا ہوا تھا۔ 6 بار نماز جنازہ ہوئی، چھٹی مرتبہ امامِ اعظم کے شہزادے حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور عصر کے قریب دفن کرنے کا موقع ملا۔

امامِ اعظم نے وصیت فرمائی تھی کہ مجھے خیزران کے قبرستان میں دفن کیا جائے کیونکہ یہ جگہ غصب کردہ نہیں تھی۔ وصیت کے مطابق آپ کو اس قبرستان کے مشرقی حصے میں دفنایا گیا۔[1]

واسطہ پیارے کا ایسا ہو کہ جو سُنّی مَرے
یُوں نہ فرمائیں تِرے شاہد کہ وہ فاجر گیا
عرش پر دُھومیں مچیں وہ مومن صالِح مِلا
فرش سے ماتَم اُٹھے وہ طَیِّب و طاہِر گیا[2]

1...نزہۃ القاری، 1/218

2...حدائق بخشش، ص 53

مزارِ امامِ اعظم کی برکتیں

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پُر انوار قبولِ دعا کے لئے اکسیرِ اعظم ہے۔ مفتیٔ حجاز شیخ شہابُ الدّین احمد بن حَجَرہیتمی مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور کتاب "الخیرات الحسان فی مناقب النعمان" کے باب نمبر 35 کے عُنوان میں یہ بھی ہے، ان قبرہ یزار لقضاء الحوائج یعنی حاجتیں پوری ہونے کیلئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قبرُ شریف کی زیارت کی جاتی ہے۔

اس عنوان کے تحت فرماتے ہیں:

اعلم انه لم یزل العلماء و ذوو الحاجات یزورون قبره و یتوسلون عنده فی قضاء حوائجهم و یرون نجح ذلك منهم الامام الشافعی رحمه الله لما كان ببغداد

یعنی جاننا چاہئے کہ علمائے کرام اور حاجت مند افراد آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف کی مسلسل زیارت کرتے رہتے ہیں اور مزار شریف کے پاس آکر اپنی حاجتوں کے لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو وسیلہ بناتے اور اس میں کامیابی پاتے ہیں۔(مزار شریف پر حاضری دینے والے) ان علمائے کرام میں سے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں، جب آپ بغداد میں تھے۔[1]

خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل فرماتے ہیں:

إنی لأتبرك بأبی حنیفة وأجیء إلی قبره فی كل یوم، یعنی زائرا، فإذا عرضت لی حاجة صلیت ركعتین، وجئت إلی قبره وسألت الله تعالی الحاجة عنده، فما تبعد عنی حتی تقضی.

---

1 …الخیرات الحسان، ص 94

یعنی میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے برکت حاصل کرتا ہوں اور (بغداد میں موجودگی کے دوران) ہر دن ان کی قبر کی زیارت کے لئے حاضر ہوتا ہوں۔ جب مجھے کوئی حاجت پیش آتی ہے تو میں دو رکعت نماز پڑھتا ہوں اور امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر حاضر ہوکر وہاں اللہ پاک سے اپنی حاجت کے لئے دعا کرتا ہوں تو جلد ہی میری حاجت پوری ہو جاتی ہے۔[1]

امام شافعی کا امامِ اعظم کے لئے ادب

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا کس قدر ادب فرماتے، اس کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں:

أن الشافعي صلى الصبح عند قبره فلم يقنت ، فقيل له لم ؟ قال: تأدبا مع صاحب هذا القبر. وزاد غيره أنه لم يجهر بالبسملة.

یعنی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے مزارِ امام اعظم کے قریب نمازِ فجر ادا کی تو اس میں قنوتِ نازلہ نہ پڑھی۔ کسی نے اس کی وجہ پوچھی تو ارشاد فرمایا: اس قبر والے (یعنی امام اعظم) کے ادب کی وجہ سے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ نے مزارِ امام اعظم کے قریب نماز میں جہر سے بسم اللہ بھی نہ پڑھی۔[2]

اعتراض کا جواب

حضرت الحاج مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ اس حکایت سے متعلق ایک اعتراض کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں: خیال رہے کہ اس کا مطلب یہ نہیں کہ امام شافعی

1... تاریخ بغداد، 1/135

2... ردالمحتار، 1/135

بغداد شریف میں امام اعظم رضی اللہ عنہ کے مزار کے ادب میں سنت ترک فرمادیتے تھے۔ مطلب یہ ہے کہ کوئی امام یا مقلد یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ میں برحق ہوں دوسرے ائمہ غلطی پر، بلکہ اپنے حق ہونے کا ظنِ غالب رکھتا ہے، یہ بھی کہتا ہے کہ شاید دوسرے امام کا قول حق ہو۔ عقائد میں یقین ہے اور ائمہ کے اختلافی مسائل میں ہر ایک کو ظنِ غالب ہے۔ تو گویا حضرت امام شافعی نے یہاں حاضر ہو کر اس پر عمل کیا جسے امام اعظم سنت کہتے ہیں (یعنی قنوت نازلہ اور بسم اللہ جہر سے پڑھنے کو ترک کرنا)، اس میں ایک سنت کا ترک دوسری سنت پر عمل ہے، لہٰذا اس پر کوئی اعتراض نہیں۔[1]

شافعی مالک احمد امام حنیف
چار باغ امامت پہ لاکھوں سلام
کاملان طریقت پہ کامل درود
حاملان شریعت پہ لاکھوں سلام [2]

1...جاء الحق، ص539

2...حدائق بخشش، ص314

سید کامران عطاری مدنی
کے چند مزید رسالے

1 63 حکایات و واقعات 2 تہجد گزاروں کے واقعات 3 ارشاداتِ اعلیٰ حضرت
4 تفسیر صراط الجنان سے ماخوذ حکایات و واقعات
5 تفسیر صراط الجنان سے ماخوذ فتاوی رضویہ کی عبارات
6 آیتِ درود اور شانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم
7 لقمۂ حرام کی تباہ کاریاں 8 حضرت حاتم اصم کے واقعات 9 فضائلِ درودِ پاک
10 عقلمندوں کے لیے نصیحتوں کے مدنی پھول 11 حکایاتِ احیاء العلوم
12 کثرت سے مطالعہ کرنے والے بزرگوں کے واقعات
13 علمِ غیبِ مصطفیٰ قرآنی آیات و تفاسیر کی روشنی میں
14 آیاتِ احکام ماخوذ از تفسیر صراط الجنان 15 حکایاتِ روح البیان
16 حیاتِ انبیاء پر عمدہ دلائل 17 سود کی تباہ کاریاں
18 امام اعظم کی ذہانت کے 200 واقعات 19 صفر کا مہینہ ہرگز منحوس نہیں
20 اخلاقِ مصطفیٰ قرآن کی روشنی میں 21 حضور غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کی 111 نصیحتیں
22 شانِ ولی 23 زبان کی آفات 24 خدمتِ والدین کا صلہ 25 توسل پر عمدہ دلائل
26 عدمِ سایۂ مصطفیٰ پر عمدہ دلائل 27 قیلولہ اور سائنس 28 حفظِ قرآن کے فضائل
29 عاشقانِ رسول کی قبریں 30 امام احمد بن حنبل اور معمولاتِ اہلسنت
31 ساری کثرت پاتے یہ ہیں 32 رشوت کی تباہ کاریاں 33 احادیثِ قدسیہ کے انوار
34 تخریج احادیثِ فیضانِ سنّت 35 نابالغ بچوں کے احکام و مسائل
36 شانِ امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

ان شاء اللہ عنقریب آنے والے رسالوں کے نام

1 حدیثِ غدیر اور حدیثِ منزلت کی شرعی حیثیت
2 مسئلہ سماعِ موتی پر علمی و تحقیقی گفتگو
3 تلخیص رسالہ حیات الموات فی بیان سماع الاموات
4 تلخیص رسالہ الامن والعلی لناعتی المصطفی بدافع البلا
5 تلخیص رسالہ تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین

مکتبہ افکارِ رضا
MAKTABA AFKAR-E- RAZA

+923155322470

/FIQHIMASAIL2526

/SYEDKAMRAN786

+923169168614

/IAMKAMRANMADANI